عمرہ کیا لیکن بالوں کی تقصیر مدینہ جا کر کی، تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12510

تاریخ اجراء: 04ربیع الثانی1444ھ/01نومبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن نے عمرہ ادا کیا، لیکن بالوں کی تقصیر نہیں کی اور مدینے چلی گئیں اور مدینہ جانے کے بعد وہیں بالوں کی تقصیر کی، تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حلق یا تقصیر کا حدودِ حرم میں ہونا، عمرہ میں واجب ہے، اگر عمرہ کرنے والے نے حلق یا تقصیر حرم سے باہر کسی مقام پر کی، تو اس صورت میں اس پر دم لازم ہو گا۔ پوچھی گئی صورت میں اس اسلامی بہن پر لازم تھا کہ وہ عمرہ کرنے کے بعد تقصیر حدودِ حرم میں ہی کرتی، جب اس نے تقصیر حدودِ حرم میں نہیں کی اور مدینہ جانے کے بعد تقصیر کی، تو اس صورت میں اس پر دم دینا لازم ہو گیا، نیز مذکورہ صورت میں اگر بلا عذرِ شرعی جان بوجھ کر حرم میں تقصیر نہ کی، تو اس صورت میں دَم کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ توبہ کرنا بھی لازم ہو گا۔

الدر المنتقی میں ہے:"اما المعتمر فلا یجب علیه الحلق الا فی الحرم ولا یختص حلقه بزمان بالاجماع "یعنی بہر حال عمرہ کرنے والا، تو اس پر حلق کرنا واجب نہیں مگر حرم میں اور اس کا حلق کرنا بالاجماع زمانہ کے ساتھ خاص نہیں۔(الدر المنتقی مع مجمع الانہر، جلد1، صفحہ438، مطبوعہ: کوئٹہ)

ملتقی الابحر میں ہے:"ان حلق فی غیر الحرم لحج او عمرۃ فعلیه دم "یعنی اگر غیر حرم میں حج یا عمرہ کا حلق کروایا، تو اس پر دم لازم ہو گا۔(ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، جلد1، صفحہ438، مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"یجب دم لو حلق للحج او العمرۃ فی الحل لتوقته بالمکان "یعنی دم واجب ہو گا اگر حج یا عمرہ کا حلق حِل میں (یعنی حدودِ حرم سے باہر) کروایا، کیونکہ یہ حلق مکان کے ساتھ خاص ہے۔(ردالمحتار، جلد3، صفحہ666، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"عمرہ کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضرور ہے، اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا، تو دَم ہے مگر اس میں وقت کی شرط نہیں" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1179، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے:"محرم اگر بالقصد بلا عذر جرم کرے، تو کفارہ بھی واجب ہے اور گناہگار بھی ہوا، لہٰذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہو گا، جب تک توبہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے، تو کفارہ کافی ہے" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1162، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net